ایک صدی کے بعد احمدیت کے غلبہ کے قرائن ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳؍اگست ۱۹۷۳ء بمقام مسجد فضل۔لنڈن)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے آیت کریمہ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ (البقرۃ:۱۴۹) کی تلاوت فرمائی۔اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

اس زمانے میں مختلف اقوام ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی جو کوشش کر رہی ہیں اس سے قبل اس قسم کا نظارہ انسانی تاریخ میں ہمیں نظر نہیں آتا اور جب اس مسابقت کی دوڑ پر تقویٰ کی نگاہ سے غور کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں جو ذرائع اور وسائل استعمال کئے جا رہے ہیں ان میں سے بعض نیک، جائز اور حلال وسائل نہیں۔اسی طرح جس نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ بھی خیر اور بھلائی کا نتیجہ نہیں یعنی اس کے نتیجے میں نوعِ انسانی کے لئے کسی قسم کی بھلائی اصلاح، نیکی یا خوشحالی مدّ نظر نہیں۔

دنیا نے آج جس قدر جدوجہد اٹامک ریسرچ کے میدان میں کی ہے جس کے نتیجے میں اٹامک اور ہائیڈروجن بم بنائے ہیں اتنا بڑا سرمایہ جہاں تک مجھے علم ہے کسی اور تحقیق پر انسان نے خرچ نہیں کیا۔اس وقت بعض ایسے ممالک بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اس وقت تک جو بم انہوں نے بنائے ہیں وہی کافی ہیں مزید بموں کی ضرورت نہیں اور وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر بعض دوسرے ممالک کو تحقیق سے روک سکیں تو پھر اس دوڑ کو جہاں تک وہ پہنچ چکے ہیں ختم کر سکتے ہیں لیکن اس میں انہیں کامیابی نظر نہیں آ رہی۔ایٹم بم جو بن چکے ہیں اس جدوجہد کی

دو شکلیں نکل سکتی ہیں یا یہ بم استعمال کر لئے جائیں یا انسان کوئی ایسا طریقہ سوچے کہ ان کے استعمال کی ضرورت نہ پڑے تیسری کوئی صورت عقلاً ممکن نہیں اگر استعمال ہوں گے تو اس کے نتیجے میں انسان پر بڑی تباہی آئے گی اور اگر استعمال نہیں ہوں گے اور خدا کرے کہ استعمال نہ ہوں تو وہ عظیم سرمایہ جو انسان نے ان پر خرچ کیا کلی طور پر ضائع ہو جائے گا۔

اگر یہ سرمایہ ان بدہتھیاروں پر خرچ نہ ہوتا تو انسان کی ضروریات پر خرچ ہو سکتا تھا۔ پس دو چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں ایک یہ کہ جو ذرائع ہیں وسائل ہیں وہ صالح اور طیب اور حلال نہیں مثلاً جو رقوم خرچ کی جاتی ہیں اگر ماہرین اقتصادیات ان کی تفصیل میں جائیں تو سود اور انشورنس کا روپیہ ان کاموں پر خرچ ہوتا ہے پرانے زمانے میں انشورنس کمپنیاں ہی جنگیں کروایا کرتی تھیں۔ اب حالات بدل گئے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ عقل مند یہی کہے گا کہ وہ رقم جو خیر پر خرچ ہونی چاہیئے تھی اس کی بجائے بدی پر منتج ہونے والی تحقیقوں پر خرچ ہو رہی ہے۔

دوسری یہ چیز نمایاں ہے کہ اس عظیم جدوجہد اور کوشش کا نتیجہ بجائے بھلائی کے انسان کے لئے فکر اور خوف کا باعث ہو رہا ہے اور یہ خطرہ پیدا ہو رہا ہے کہ انسان خودکشی کر کے کہیں اپنی ہلاکت کے سامان پیدا نہ کر لے۔

قرآن کریم نے اس آیت میں جو میں نے پڑھی ہے ہمیں بتایا ہے کہ مجرد مسابقت بُری نہیں لیکن مسابقت وہ ہونی چاہیئے جو خیر کا باعث ہو۔ خیر کی جو تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے وہ دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہے یعنی وسائل نیک ہوں اور نتائج بھی نیکی اور بھلائی کے ہوں۔

اس دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ایسی دوڑ جاری ہے کہ انسانی تاریخ میں ایسی کوئی مثال پہلے نظر نہیں آتی اس دنیا میں جماعت احمدیہ کو دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ اگر احمدیت نے کامیاب ہونا ہے اور اسلام نے غالب آنا ہے تو جماعت احمدیہ کو اس مسابقت میں آگے نکلنے کی کوشش میں ایسی شدت اور حسن پیدا کرنا پڑے گا کہ کامیابی بھی ہو اور دوسروں کے لئے راہنمائی بھی ہو۔

ہماری جدوجہد ۸۰ سال سے شروع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے مجھے مبعوث کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح میں جمال لے کر دنیا کی طرف آیا ہوں۔ میرے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجے میں جمالی تجلّیات دکھا کر بنی نوع انسان کو اپنی طرف اور اپنی رضا اور محبت کی طرف کھینچا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ تین صدیاں ابھی نہیں گزریں گی کہ میں اپنے مشن اور مقصود کو حاصل کرلوں گا اور اسلام اس کوشش کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ساتھ ساری دنیا پر غالب آ جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ تین صدیاں نہیں گزریں گی یہ نہیں فرمایا کہ تین صدیاں گزر جائیں گی تو پھر غلبۂ اسلام ہوگا۔

دیگر قرائن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے جو ہمیں پتہ چلتا ہے اس کے مطابق غلبۂ اسلام کا آغاز ایک صدی سے شروع ہوجائے گا۔ شمسی لحاظ سے صدی پوری ہونے میں تقریباً ۱۶ سال لگ جائیں گے قمری لحاظ سے اس سے کم وقت لگے گا۔

ہماری جدوجہد اور مسابقت کے میدان میں عمل شروع ہو چکا ہے۔ اس کا آغاز بڑا آہستہ ہوا۔ غیر تو غیر اپنے بھی اسے اچھی طرح نہیں سمجھ رہے تھے۔ غیر مبائعین سے صبر نہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے ان کو یہ کہا گیا تھا کہ تین سو سال نہیں گزریں گے کہ تم میری پیشگویوں کے مطابق جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کو دنیا میں غالب پاؤ گے۔ ان کے دماغوں نے یہ سمجھا کہ سو سال کے بعد یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے جو بشارتیں ملی ہیں ان کے پورا ہونے سے کہیں قبل آپ کا زمانہ ختم ہوجائے گا۔ اب اگر وہ پیشگوئیاں اور بشارتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور ضرور ہیں تو کمزور احمدی کو بھی تین سو سال انتظار کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے لیکن جیسا میں نے بتایا ہے تین سو سال کا ہمیں انتظار نہیں کرنا پڑے گا میرا ذاتی اجتہاد ہے کہ ایک سو سال یعنی ایک صدی کے بعد یہ قرائن ظاہر ہوں گے یہ روشنی ایک شاندار تجلی کی صورت میں ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۵ء کے درمیان دکھائی جائے گی۔

ہم مبائعین ہیں۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پرکھا۔ ہم ایمان بالغیب بھی لائے لیکن آپ کی بتائی ہوئی چیزیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں اور ہم یقینِ کامل کے ساتھ بغیر کسی شک وشبہ کے اس نتیجے پر پہنچے کہ جو باتیں ابھی پوری نہیں ہوئیں وہ اپنے وقت پر

ضرور پوری ہوں گی کیونکہ ان پیشگوئیوں کا منبع اور سر چشمہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے۔

اس وقت میں جماعت کے سامنے یہ چیز رکھ رہا ہوں کہ جو چیزیں پہلے نظر نہیں آتی تھیں اب وہ نظر آنے لگ گئی ہیں۔ہمیں یہ بھی نظر آنے لگ گیا کہ دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے ایک زبردست دوڑ جاری ہے اور ہمیں یہ بھی پتہ چلا کہ اس دوڑ میں وہ دنیا جو اسلام کی حقیقت نہیں پہچانتی وہ نہ تو نیک وسائل سے کام لے رہی ہے اور نہ ہی نیک نتائج پیدا کر رہی ہے بلکہ استحصال اور ظلم کی مرتکب ہو رہی ہے۔

جو قومیں اٹامک بم بنانے میں کامیاب ہوئی ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کی عطا کے سمندر کا ایک قطرہ ہے جو ان کو ملا ہے۔اگر ایک قطرہ پالینے کے بعد وہ سمجھنے لگیں کہ یہ قوم ہماری منشاء کے مطابق اپنی سیاست کو نہیں ڈھالتی اس کو ہم آنکھیں دکھائیں گے اور اپنی بات منوائیں گے تو کیا یہ نتائج خیر اور بھلائی کے ہوں گے؟

پس ایک قطرہ پالینے کے بعد دروازے بند نہیں ہوئے بلکہ سارا سمندر ہمارا انتظار کر رہا ہے ہمیں چاہیئے کہ آگے بڑھیں اور اپنی کوششوں کے نیک نتیجے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہماری ابتداء ہلکی چال سے ہوئی۔ پھر اس میں وسعت پیدا ہونی شروع ہوئی۔اب اس میں تیزی پیدا ہو رہی ہے۔ ہماری تحریک نے بڑا Momentum حاصل کیا ہے مثلاً ۷۳ سالہ جدوجہد اور کوشش کے نتیجے میں جماعت مالی قربانی میں (اگرچہ اور بھی بہت سے پہلو ہیں) جس مقام تک ۱۹۶۵ء میں پہنچی تھی گزشتہ سات سال میں میرے زمانہ خلافت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترقی ۲½ گنا بڑھ گئی ہے گویا جہاں ۷۳ سالہ کوشش پہنچی تھی سات سال میں اس سے ۲½ گنا زیادہ ہوگئی ہے۔ یہ صرف مالی قربانی کی مثال میں دے رہا ہوں اسکے علاوہ اور بھی کئی ایک پہلو ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اسلام کے غلبے کے لئے ایک قسم کا سیلاب آیا ہوا ہو۔ہم دیکھ رہے ہیں اور نوجوان نسل کو دیکھنا چاہیئے کہ کیا تھا اور کیا ہو رہا ہے۔

نیک نتائج کے لئے نیک ذرائع کو اختیار کر کے بنی نوع انسان کی بھلائی کی خاطر نہ صرف انگلستان، امریکہ، روس، چین، جاپان بلکہ تمام دنیا کی مجموعی کوششوں کے مقابلے پر اس جدوجہد میں آگے نکلنا ہے۔ یہی خدا کا منشاء ہے اور یہی مطالبہ ہے جو جماعت احمدیہ سے کیا

جا رہا ہے۔ زندگی کے ہر میدان میں ہم نے دنیا کے مقابل پر آنا ہے اس سے ڈرنا نہیں اور دعاؤں کے ذریعہ نیکی اور بھلائی کے وسائل کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جذب کرنا ہے۔

میں پورے زور سے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس جدوجہد اور مسابقت کی دوڑ میں آپ نے ان سے آگے بھی نکلنا ہے اور دنیا کے لئے ایک مثال بھی قائم کرنی ہے اگر آپ آگے نکل جائیں تو دنیا کا ایک حصہ آپ کی تعریف تو کرے گا لیکن آپ کے نقشِ قدم پر نہیں چلے گا لیکن جب یہ مسابقت اور جدوجہد ایک حسین شکل اختیار کرے گی تب دنیا آپ کی طرف متوجہ ہوگی کیونکہ حسن میں ایک کشش ہے۔ اس طرح دنیا اس تباہی سے بچ جائے گی جس تباہی کے سامان اپنی غفلتوں اور جہالتوں کی وجہ سے وہ پیدا کر رہی ہے دنیا آپ کے پیار کو دیکھ کر اس پیار کو حاصل کرے گی جس پیار کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ آج دنیا کو تباہی اور ہلاکت سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق آپ کے سوا اور کوئی آلۂ کار نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ نے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ آپ کے ذریعے اسلام غالب ہو۔ اسلام کوئی تلوار تو نہیں۔ اسلام کے غلبے کا مطلب یہ ہے کہ انسان بحیثیتِ انسان مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے پیار اور رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔

خدا ایسا کرے کہ ہم اس حقیقت کو سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۸؍اگست ۱۹۷۳ء صفحہ ۳،۴)

❁❁❁